سوال

باپ اوربیٹے کے مابین غلط فہمی ہے اور باپ بیوی کو طلاق دینے پر مجبور کرتا ہے، اور دھمکی دیتا ہے کہ اگر اس نے اپنی بیوی کو طلاق نہ دی تو وہ اس کی ماں کو طلاق دے دے گا، چنانچہ بیٹے نے امریکہ سے یمن اپنی بیوی کو طلاق کا پیپر ارسال کردیا، اور اب اس مطلقہ عورت جوکہ بیٹے کی بیوی تھی کے پاس لوگوں کا رشتہ آتا ہے، اور طلاق دینے والا بیٹا کہتا ہے کہ اس نے تو اپنے والد کو راضی کرنے اور اپنی والدہ کی مشکل حل کرنے کے لیے دی تھی تاکہ والدہ کی طلاق نہ ہو، تو کیا اس کا یہ عمل صحیح ہے، اور کیا اس کی بیوی کو طلاق ہوئی ہے یا نہیں ؟

جواب

ہمہ قسم کی حمد اللہ تعالی کے لیے، اور درود و سلام ہوں اللہ کے رسول پر، بعد ازاں :

اول :

بیوی کو طلاق دینے کے معاملہ میں بیٹے کے لیے اپنے والدین کی اطاعت اس وقت تک لازم نہیں جب تک اس طلاق کا کوئی سبب نہ ہو؛ کیونکہ والدین کی اطاعت تو نیکی اور اس کام میں ہے جس میں بیٹے کو کوئی ضرر اور نقصان نہ ہو، اور بغیر کسی سبب کے بیوی کو طلاق دینا نیکی و بھلائی نہیں

شیخ الاسلام ابن تیمیہ رحمہ اللہ سے درج ذیل سوال دریافت کیا گیا :

ایک شادی شدہ شخص کی اولاد بھی ہے اور اس کی والدہ اسے بیوی کو طلاق دینے پر مجبور کرتی ہے کیا اسے طلاق دینا جائز ہے ؟

شیخ الاسلام کا جواب تھا :

" اپنی ماں کے کہنے پر اس کے لیے اپنی بیوی کو طلاق دینا حلال نہیں، بلکہ اسے چاہیے کہ وہ اپنی ماں کے ساتھ حسن سلوک کرے، اور اپنی بیوی کو طلاق دینا ماں کے ساتھ حسن سلوک میں شامل نہیں ہوتا واللہ اعلم انتہی

دیکھیں : الفتاوی الکبری (331/3).

اور " المطالب اولی النہی " میں لکھتے ہیں :

" بیوی کو طلاق دینے کے مسئلہ میں بیٹے پر اپنے والدین کی اطاعت واجب نہیں، چاہے اس کے والدین عادل ہی ہوں؛ کیونکہ یہ نیکی میں شامل نہیں " انتہی

دیکھیں : مطالب اولی النہی (320/5).

شیخ محمد بن صالح العثیمین رحمہ اللہ سے درج ذیل سوال دریافت کیا گیا :

اگر والد بیٹے سے مطالبہ کرے کہ اپنی بیوی کو طلاق دے دو تو اس کا حکم کیا ہے ؟

شیخ رحمہ اللہ کا جواب تھا :

"جب باپ اپنے بیٹے بیوی کو طلاق دینے کا مطالبہ کرے تو اس کی دو حالتیں ہیں :

پہلی حالت :

والد کوئی ایسا شرعی سبب بیان کرے کہ یہ سبب طلاق اور علیحدگی کا تقاضا کرتا ہو، مثلا وہ کہے : اپنی بیوی کو طلاق دے دو؛ کیونکہ اس کا اخلاق صحیح نہیں، مثلا وہ مردوں سے تعلقات بناتی ہے، یا پھر وہ ایسی جگہ جاتی ہے جو صحیح نہیں، یا اس طرح کا کوئی اور سبب، تو اس حالت میں بیٹا اپنے والد کی بات مانتے ہوئے طلاق دے گا؛ کیونکہ اس نے اسے اپنی خواہش سے طلاق دینے کا مطالبہ نہیں کیا، بلکہ اس نے تو اپنے بیٹے کی عفت و عصمت اور بستر کی حمایت و حفاظت کے لیے ایسا کیا ہے تاکہ اس کا بستر اس گندگی سے گندا نہ ہو تو وہ اسے طلاق دے گا

دوسری حالت :

والد بیٹے کو کہے " تم اپنی بیوی کو طلاق دے دو" کیونکہ بیٹا اس سے بہت محبت کرتا تھا تو باپ نے بیٹے کا بیوی سے محبت دیکھتے ہوئے غیرت میں آکر یہ عمل کرنے کو کہا، اور ماں تو زیادہ غیرت والی ہوتی ہے، اس لیے بہت ساری مائیں جب دیکھتی ہیں کہ بیٹا اپنی بیوی سے بہت زیادہ محبت کرتا ہے تو وہ غیرت کھا جاتی ہیں حتی کہ وہ بہو کو اپنی سوکن بنا بیٹھتی ہیں، اللہ تعالی اس سے محفوظ رکھے اور عافیت دے

تو اس حالت میں بیٹے کے لیے اپنی بیوی کو طلاق دینا لازم نہیں کہ وہ باپ یا ماں کے کہنے پر طلاق دے دے، لیکن اسے چاہیے کہ وہ اپنے والدین کی خیال کرے اور حسن سلوک سے پیش آئے اور انہیں بہلائے اور اپنی بیوی کو پاس ہی رکھے اور والدین کو اچھی اور نرم کلام سے مطمئن کرنے کی کوشش کرے تاکہ وہ مطمئن ہو جائیں اور بہو کو رکھنے پر راضی ہو جائیں اور خاص کر جب دین و اخلاق کی مالک ہو تو یہ ضروری ہے کہ اسے طلاق نہ دی جائے

امام احمد رحمہ اللہ سے اس مسئلہ کے بارہ میں دریافت کیا گیا :

ایک شخص امام احمد رحمہ اللہ کے پاس آیا اور کہنے لگا میرا باپ مجھے کہتا ہے کہ میں اپنی بیوی کو طلاق دے دوں، تو امام احمد رحمہ اللہ نے فرمایا : تم اسے طلاق مت دو، تو وہ شخص کہنے لگا : کیا جب عمر رضی اللہ تعالی عنہ نے بیٹے کو اپنی بیوی کو طلاق دینے کا حکم دیا تھا تو نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے ابن عمر رضی اللہ تعالی عنہ کو حکم نہیں دیا تھا کہ وہ اسے طلاق دے دے ؟

تو امام احمد رحمہ اللہ نے فرمایا : کیا تمہارا باپ عمر رضی اللہ تعالی عنہ جیسا ہے ؟

اور اگر باپ اپنے بیٹے کو یہ دلیل دے کہ بیٹے نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے بھی تو عبداللہ بن عمر رضی اللہ تعالی عنہما کو طلاق دینے کا کہا تھا جب عمر رضی اللہ تعالی عنہ نے انہیں بیوی کو طلاق دینے کا حکم دیا تھا، تو اس کا رد اور جواب بھی یہی ہوگا

یعنی کیا تم عمر رضی اللہ تعالی عنہ جیسے ہو؟

لیکن بات میں نرمی اختیار کرنی چاہیے اور یہ کہنا چاہیے کہ عمر رضی اللہ تعالی عنہ نے کوئی ایسی چیز دیکھی جس کی مصلحت یہی تھی کہ ان کا بیٹا اپنی بیوی کو طلاق دے دے، تو اس مسئلہ کا جواب یہی ہے جس کے متعلق بہت سوال ہوتا ہے " انتہی

دیکھیں : الفتاوی الجامعۃ للمراۃ المسلمۃ (671/2).

بیٹے کو دھمکی دینا کہ وہ اس کی ماں کو طلاق دے دے گا یہ ظلم اور بہت بڑی غلطی ہے، کیونکہ اس کے ساتھ ماں کا کوئی تعلق نہیں، اور ایسا کوئی سبب نہیں پایا جاتا جو ماں کو طلاق دینے کا تقاضا کرتا ہو، اور نہ ہی یہ دھمکی بیٹے کو ضرر و نقصان دے گی، اور اگر باپ حقیقی دھمکی بھی دیتا ہو کیونکہ ضرر کو ضرر کے ساتھ زائل نہیں کیا جاتا

دوم :

اگر بیٹے نے طلاق کے الفاظ کی ادائیگی کی ہو تو طلاق واقع ہو گئی ہے، چاہے اس نے ایسا اپنے والد کو راضی کرنے کے لیے بھی کیا ہو، یا پھر اس نے طلاق کے الفاظ بغیر نیت کے ادا کیے ہوں تو بھی طلاق ہو جائیگی؛ کیونکہ صریح طلاق میں نیت شرط نہیں ہے

اس لیے کہ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کا فرمان ہے :

"تین اشیاء حقیقت میں بھی حقیقی ہیں اور مذاق میں بھی حقیقی ہیں : نکاح اور طلاق اور رجوع "

سنن ابو داود حدیث نمبر (2194) سنن ترمذی حدیث نمبر (1184) سنن ابن ماجہ حدیث نمبر (2039) حافظ ابن حجر نے التلخیص الحبیر (424/3) میں اور علامہ البانی نے صحیح سنن ترمذی حدیث نمبر (944) میں اسے حسن قرار دیا ہے

اور اگر اس نے کسی کاغذ پر لکھا ہو اور اس الفاظ کی ادائیگی نہ کی ہو تو اس میں تفصیل ہے :

اگر تو اس نے طلاق کی نیت کی تھی تو طلاق واقع ہو گئی ہے، اور اگر اس نے طلاق کی نیت نہیں کی تو طلاق واقع نہیں ہوئی؛ کیونکہ طلاق لکھنا صریح طلاق نہیں

اس کی تفصیل دیکھنے کے لیے آپ سوال نمبر (72291) کے جواب کا مطالعہ کریں

سوم :

جب ہم نے طلاق واقع ہو جانے کا حکم لگایا ہے اور یہ طلاق پہلی یا دوسری ہو تو اس بیٹے کے لیے عدت میں اپنی بیوی سے رجوع کرنا جائز ہے، اور اگر عدت گزر چکی ہو اور اس نے رجوع نہیں کیا تو وہ اس کی بیوی اسی صورت میں بن سکتی ہے کہ اس سے نیا نکاح کیا جائے

اور بیٹے کو چاہیے کہ وہ اپنے باپ کے ساتھ حسن سلوک کے ساتھ پیش آئے، اور اگر کوئی ایسا سبب نہیں پایا جاتا جو طلاق دینے کا مقتضی ہو تو بیوی کو طلاق دیے بغیر ہی اپنے والد کو راضی کرے

واللہ اعلم.

الاسلام سوال و جواب

133184